© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب اکلم مظفرنگری

وہ جلوہ اگر جلوۂ ہر بام نہیں ہے — الفت کی نظر بھی نظرِ عام نہیں ہے
کوئی بھی ادا عشق کی ناکام نہیں ہے — کیا میری خموشی کوئی پیغام نہیں ہے
منصور نے ثابت یہ کیا آکے سرِ دار — دعوائے اناالحق روشِ عام نہیں ہے
ہے موردِ الزام حقیقت کی نظر میں — وہ کفر جو شرمندۂ اسلام نہیں ہے
دنیائے محبت کی نہ پوچھو کہ یہاں تو — ناکام وہی ہے کہ جو ناکام نہیں ہے
ہے خونِ تمنا کسی میخوار کا ساقی — ساغر میں ترے بادۂ گلفام نہیں ہے
گیسو کی نہیں چھاؤں یہ ساون کی اندھیری — تسکینِ نظر جلوۂ ہر شام نہیں ہے
مرغانِ چمن اس پہ نہ ہوں گا میں نوا ریز — جس شاخِ نشیمن پہ کوئی دام نہیں ہے
پیمانۂ دل میں کہیں ساقی نہ لگے ٹھیس — جو ٹوٹ کے جُڑ جائے یہ وہ جام نہیں ہے
ہر جلوۂ میخانہ سے ہوتا ہے یہ ظاہر — اس جا گزرِ گردشِ ایام نہیں ہے
دامن میں نہ جس کے ہو نہاں صبحِ قیامت — ایسی تو محبت کی کوئی شام نہیں ہے
ہوتے ہیں گرفتار یہاں اہلِ نظر بھی — کیا پیشِ نظر حلقۂ ہر دام نہیں ہے
غم ہے وہاں محشر کا یہاں فکرِ معیشت — دنیا ہو کہ عقبیٰ کہیں آرام نہیں ہے

آتا ہی نہیں خود وہ اکلم میری زباں پر
مضموں کہ جو پروردۂ الہام نہیں ہے

© rasailojaraid.com